میت کو قبر میں رکھنے کا طریقہ۔ نیز اگر جسم سخت ہو جانے کی وجہ سے چہرہ قبلہ کی طرف نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

ریفرنس نمبر: Aqs 1730

تاریخ: 24-11-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی شخص کی موت کے وقت اُس کا چہرہ آسمان کی طرف سیدھا ہی رہتا ہے یا بائیں طرف لٹک جاتا ہے اور پھر جسم سخت ہو جانے کی وجہ سے چہرہ دائیں یعنی قبلہ کی طرف نہیں ہو پاتا، تو قبر میں دفن کرتے وقت لوگ کہتے ہیں کہ قبلہ کی طرف چہرہ ہونا چاہیے، اس لیے چہرہ قبلہ کی طرف موڑنے کی کوشش کرتے ہیں یا کہتے ہیں کہ میت کو دائیں کروٹ پر ہی لٹادو تاکہ قبلہ کی طرف منہ ہو جائے، تو اس بارے میں شرعی رہنمائی فرمادیں کہ میت کو قبر میں رکھنے کا درست طریقہ کیا ہے اور جسم سخت ہو جانے کی وجہ سے چہرہ قبلہ کی طرف نہ ہو سکے، تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

افضل یہ ہے کہ میت کو قبر میں دائیں کروٹ پر رکھیں اور میت کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے، جس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ میت کو دائیں کروٹ پر لٹا کر پیٹھ کے نیچے نرم مٹی یا ریت کا تکیہ بنا کر رکھا جائے اور اگر اس طرح مشکل ہو، تو چِت یعنی پیٹھ کے بل لٹا کر منہ قبلہ کی جانب کر دیں، اکثر اب یہی معمول ہے اور اگر معاذ اللہ عزوجل! موت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ رہا اور جسم سخت ہو جانے کی وجہ سے اب قبلہ کی جانب نہیں ہو رہا، تو زیادہ تکلیف نہ دیں، اُسی حالت میں ہی دفن کر دینا چاہیے۔

الاختیار میں سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے حدیثِ پاک مروی ہے: "مات رجل من بنی المطلب فشھدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال: یا علی! استقبل بہ القبلۃ استقبالا وقولوا جمیعا: بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ وضعوہ لجنبہ ولا تکبوہ لوجھہ" ترجمہ: اولادِ عبد المطلب رضی اللہ عنہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا، تو نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام جنازہ میں تشریف لائے اور (مجھ سے) فرمایا: اے علی! (رضی اللہ عنہ) اس کو قبلہ رُو کر دو اور سب کہو: "بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" اور اس کو کروٹ کے بل رکھو، اور منہ کے بل نہ لٹانا۔

(الاختیار لتعلیل المختار، باب الجنائز، فصل فی حمل المیت الخ، جلد1، صفحہ96، مطبوعہ بیروت)

فقہ حنفی کی مشہور کتاب الہدایہ میں ہے: "فاذا وضع فی لحدہ یقول واضعہ "بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" کذا قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین وضع أبا دجانۃ رضي اللہ عنہ فی القبر **ویوجہ الی القبلۃ بذلک أمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**" ترجمہ: میت کو جب قبر میں رکھا جائے، تو رکھنے والا کہے: "بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" حضرت ابو دجانہ

رضی اللہ عنہ کو قبر میں رکھتے وقت نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا ہی فرمایا اور **میت کا چہرہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے، نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔**

(الھدایہ، کتاب الصلوٰۃ، باب الجنائز، فصل فی الدفن، جلد 1، صفحہ 92، مطبوعہ بیروت)

میت کو قبر میں رکھنے کے طریقے کے متعلق حلبۃ المجلی میں ہے:" ویوضع علی شقہ الایمن موجھاً الی القبلۃ ولا یکب لوجھہ۔۔۔ ویسند من ورائہ بتراب ونحوہ حتی لا ینقلب "ترجمہ: (میت کو قبر میں) دائیں کروٹ پر قبلہ رُو رکھا جائے اور منہ کے بل نہ رکھا جائے۔۔۔ اور پیچھے سے مٹی وغیرہ کا تکیہ بنا کر رکھ دیا جائے تاکہ میت اُلٹ نہ جائے۔

(حلبۃ المجلی، فصل صلاۃ الجنازۃ الخ، جلد 2، صفحہ 624، مطبوعہ بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا، الشاہ، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن میت کا جسم سخت ہو جانے کی وجہ سے منہ قبلہ کی جانب نہ ہو، تو ایسی صورت کے متعلق فرماتے ہیں:" افضل طریقہ یہ ہے کہ میت کو دہنی کروٹ پر لٹائیں۔ اس کے پیچھے نرم مٹی یا ریتے کا تکیہ سا بنا دیں اور ہاتھ کروٹ سے الگ رکھیں، بدن کا بوجھ ہاتھ پر نہ ہو اس سے میت کو ایذا ہوگی۔ حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:" ان المیّت یتاذی ممایتاذی بہ الحی " (یعنی) بے شک مُردے کو اُس سے ایذا ہوتی ہے، جس سے زندے کو ایذا ہوتی ہے اور اینٹ پتھر کا تکیہ نہ چاہیے کہ بدن میں چبھیں گے اور ایذا ہوگی۔۔۔ اور جہاں اس میں دِقت ہو، تو چِت (یعنی پیٹھ زمین سے لگی ہو اور سینہ اوپر کی طرف ہو، اس طرح) لٹا کر منہ قبلہ کو کر دیں۔ اب اکثر یہی معمول ہے **اور اگر معاذ اللہ، معاذ اللہ ! منہ غیر قبلہ کی طرف رہا اور ایسا سخت ہو گیا کہ پھر نہیں سکتا، تو چھوڑ دیں اور زیادہ تکلیف نہ دیں۔**"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 9، صفحہ 371، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں:" میت کو دہنی طرف کروٹ پر لٹائیں اور اس کا مونھ قبلہ کو کریں۔"   **(بہارِ شریعت، حصہ 4، جلد 1، صفحہ 844، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

26 ربیع الاول 1441ھ/24 نومبر 2019ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے